تالیف:
مفتی محمد قاسم قادری

صدیقی پبلشرز

عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حضور پرنور شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اصل ایمان اور جانِ ایمان ہے۔ اسکے بغیر ایمان بے روح جسم کی طرح ہے۔ اس محبت کے حصول کیلئے اہل محبت کی باتوں کا مطالعہ کرنا اکسیر کا درجہ رکھتا ہے۔ محبت کی چند باتیں اہل ذوق علماء کی زبانی تحریر کرونگا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچا عاشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنائے۔ (آمین)

سب سے پہلے محبت کا معنی جاننا چاہئے۔ اس کی تعریف میں بہت سے اقوال منقول ہیں ان میں سے چند نظر نواز کئے جاتے ہیں۔ محبت کے اصل معنی تو جھک جانے اور طبیعت کے موافق کسی چیز کی طرف مائل ہونے کے ہیں جو مرغوب ہو اور بعض بزرگوں نے کچھ اس طرح محبت کی تعریف کی ہے:۔

☆ اپنے تمام تر احوال میں محبوب کی موافقت کرنے کو محبت کہتے ہیں اور موافقت ایثار، بخشش اور محبوب کی اطاعت میں ہوتی ہے۔ یہ نفس کی خواہشات اور قلب کے ارادہ پر مبنی ہے۔

☆ محبوب کی خوبیوں میں گم ہو جانا اور محبوب کی ذات میں فنا ہو جانے کا نام محبت ہے۔ اس کو فنا فی الذات کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

☆ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی طرف سے خواہ کتنا ہی زیادہ کیا جائے اسے کم سمجھنا اور محبوب کی طرف سے خواہ کتنا ہی کم کیا جائے اسے زیادہ جاننا محبت کہلاتا ہے۔ جس آدمی کو محبوب سے سچی محبت ہوتی ہے وہ اپنا مقدور بھر سب کچھ بھی محبوب پر قربان کر کے کم سمجھتا ہے اور خود میں شرمسار رہتا ہے اور محبوب کی جانب سے تھوڑی سی بھی چیز حاصل ہؤا سے وہ بہت کچھ سمجھتا ہے۔

☆ اپنا سب کچھ محبوب پر نچھاور کر دینا محبت ہے اور یہ کہ اپنی ذات کی خاطر اپنی کوئی شے محفوظ نہ رکھے۔

☆ دل سے اپنے محبوب کے سوا ہر چیز فنا کر دی جائے یہ محبت ہے اور محبت کے کمال کا تقاضا بھی یہی ہے کہ دل میں کسی غیر کی موجودگی اور اس کی محبت کیلئے جگہ باقی نہ رہے کیونکہ دل وہ مقام ہے جہاں محبت داخل ہو کر اثر انداز ہوتی ہے۔

☆ محبوب کے دیدار و زیارت کے شوق میں دل کے سفر کو محبت کہتے ہیں اور اکثر محبوب ہی کا ذکر زبان پر رہتا ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ان معانی محبت کو نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں: مذکورہ تمام معانی اصل میں محبت کے آثار اور علامات ہیں، ورنہ محبت کسی ایسی چیز کی طرف دل کے میلان کو کہتے ہیں جو اس کے موافقت میں ہو۔

تنبیہ ان معانی محبت کو سامنے رکھتے ہوئے ہم اپنے من میں بھی جھانک کر دیکھیں آیا ان علامات و آثار میں سے ہمارے اندر بھی کوئی چیز پائی جاتی ہے یا نہیں؟ اگر یہ کیفیات جذب و مستی دل میں موجود ہوں تو مرحبا صد مرحبا اور اگر دل ان سے خالی ہے تو اہل محبت سے ملاقات کا تعلق فوراً قائم کرنا چاہئے تاکہ ہمارے قلوب بھی اس عظیم الشان دولت کے حامل ہو کر نورِ محبت سے منور ہو جائیں۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: محبت ایمان والوں کے قلوب کی حیات ہے اور ان کی ارواح کی غذا ہے اور رضا کے مقامات اور محبت کے احوال میں یہ مقام بلند ترین اور افضل ترین ہے۔

حضور سیّد عالم، نورِ مجسم، شفیع معظم، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اس قدر اہم اور افضل و اعظم ہے کہ خداوند قدوس ارشاد فرماتا ہے:

قل ان كان اباؤكم و ابناؤكم و اخوانكم و ازواجكم و عشيرتكم و اموال اقترفتموها
و تجارة تخشونها كسادها و مسكن ترضونها احب اليكم من الله و رسوله
و جهاد في سبيله فتربصوا حتى ياتي الله بامره (سورۂ توبہ:۲۴)

ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری عورتیں اور تمہارا کنبہ اور تمہاری کمائی کے مال اور وہ سودا جس کے نقصان کا تمہیں ڈر ہے اور تمہارے پسند کے مکان یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اس کی راہ میں لڑنے سے زیادہ پیاری ہوں تو راستہ دیکھو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔

اس آیتِ مبارکہ سے واضح طور پر معلوم ہوا کہ جسے دنیا میں کوئی معزز یا عزیز یا مال، اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے زیادہ عزیز ہو وہ بارگاہِ الٰہی میں مردود ہے اور مستحقِ عذاب ہے۔ ایک اور مقام پر محبت کی عظمت و فضیلت کو یوں بیان فرمایا:

لا تجد قوما يومنون بالله واليوم الاخر يوادون من حاد الله و رسوله ولو كانو آباء هم
او ابناء هم او اخوانهم او عشيرتهم اولٰئك كتب في قلوبهم الايمان و ايدهم بروح منه
و يدخلهم جنت تجرى من تحتها الانهر خلدين فيها رضى الله عنهم و رضوا عنه
اولئك حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون (سورۂ مجادلہ:۲۲)

ترجمۂ کنز الایمان: تم نہ پاؤ گے ان لوگوں کو جو یقین رکھتے ہیں اللہ اور پچھلے دین پر کہ دوستی کریں ان سے جنہوں نے اللہ اور اسکے رسول سے مخالفت کی اگرچہ وہ انکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہوں یہ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان نقش فرما دیا اور اپنی طرف کی روح سے ان کی مدد کی اور انہیں باغ میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں ہیں ان میں ہمیشہ رہیں اللہ ان سے راضی اور یہ اللہ سے راضی۔ یہ اللہ کی جماعت ہے اور اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں ان فطرت وطبیعت کے اعتبار سے محبوب ومرغوب چیزوں کو گنا کر ان پر محبوبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو ترجیح دی ہے اور اس محبت کے بدلے میں کیسے عظیم الشان انعام اور جلیل القدر اکرام کے مژدے سنائے ہیں۔

☆ اللہ عزّ وجل تمہارے دلوں میں ایمان نقش فرمادے گا جس میں اِن شاءَ اللہ تعالیٰ حسن خاتمہ کی بشارت جلیلہ موجود ہے کہ اللہ کا لکھا نہیں مٹتا۔

☆ اللہ عزّ وجل روح القدس سے تمہاری مدد فرمائے گا۔

☆ تمہیں ہمیشگی کی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہیں۔

☆ تم خدا کے گروہ کہلاؤ گے، خدا والے ہو جاؤ گے۔

☆ منہ مانگی مرادیں پاؤ گے بلکہ امید وخیال وگمان سے کروڑوں درجے بڑھ کر نعمتیں پاؤ گے۔

☆ سب سے زیادہ یہ کہ اللہ تم سے راضی ہوگا۔

☆ یہ کہ فرماتا ہے میں تم سے راضی اور تم مجھ سے راضی۔ بندے کیلئے اس سے زائد اور کیا نعمت ہوگی کہ اس کا ربّ اس سے راضی ہو مگر انتہائے بندہ نوازی یہ کہ اس پر بھی فرماتا ہے اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی۔ (ماخوذ از تمہید ایمان از اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ)

ان عظیم انعامات کی طرف نظر کریں اور جانیں کہ حضور پر نور، شافع یوم النشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کتنی عظیم شے ہے۔ قرآن مجید میں ایک اور جگہ پر تاجدارِ مدینہ، راحت قلب وسینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کو تمام محبوب اشیاء کی محبت سے اہم قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد فرمایا:

یا ایھا الذین امنوا لا تتخذوا اباؤکم و اخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان و من یتولھم منکم فاولئک ھم الظلمون (سورۂ توبہ:۲۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اے ایمان والو! اپنے باپ اور بھائیوں کو بھی دوست نہ بناؤ اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں اور جو تم میں سے ان سے دوستی کرے گا وہی ظالموں میں ہے۔

اس آیتِ مبارکہ میں بھی واشگاف الفاظ میں فرمادیا گیا۔ تاجدارِ عرب وعجم، رحمتِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا جو حقیقی غلام نہیں وہ اپنا ہونے کے باوجود بیگانہ ہے اور جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفیٰ، شاہِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دامن اقدس سے وابستہ ہو گیا وہ بیگانہ ہونے کے باوجود بھی اپنا ہے۔ الغرض ایمان کا دارومدار ہی حضور اکرم، الاوّلین والآخرین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان میدانِ بدر میں اپنے بھائیوں، اولاد اور باپوں کے مقابلے میں لڑنے اور قتل کر دینے کیلئے تیار ہو گئے۔ اس کا مفصل بیان اِن شاءَ اللہ تعالیٰ آگے آئے گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا:

لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من والدہ و ولدہ والناس اجمعین (بخاری شریف)

تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کی اولاد اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جب اپنے آقا و مولا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوتے تو گفتگو کا آغاز یوں کیا کرتے فداک ابی و امی میرے ماں باپ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان ہوں' حضور فلاں چیز کے متعلق آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ صحابہ کرام علیہم الرضوان کا یہ عمل قرآن مجید کی اس آیت کے مطابق تھا۔ ربّ العالمین ارشاد فرماتا ہے:

ما کان لاھل المدینۃ و من حولھم من الاعراب ان یتخلفوا

عن رسول اللہ ولا یرغبوا بانفسھم عن نفسہ (سورۂ توبہ:۱۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان : مدینے والوں اور ان کے گرد دیہات والوں کو لائق نہ تھا

کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے بیٹھے رہیں اور نہ یہ کہ ان کی جان سے اپنی جان پیاری سمجھیں۔

یعنی مسلمانوں کو چاہئے کہ حضور سرورِ کونین ، رسول الثقلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان مبارک کو اپنی جانوں سے پیاری سمجھیں اور اس جانِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے اپنے گھروں سے نکل پڑیں۔ چنانچہ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے اس کا عملی مظاہرہ کر کے دِکھایا۔ اپنے جسموں کو حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم نازنین کیلئے ڈھال بنایا، خود تیر کھا کر شہید ہوتے رہے مگر اپنے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تن اطہر کی پوری طاقت و ہمت کے ساتھ حفاظت کی اور آج بھی ایسے علماء موجود ہیں جنہوں نے اپنی عزت کو ناموسِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے ڈھال بنایا ہے اپنا سب کچھ حضور سیّد دو عالم ،نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر قربان کر دیا اور پھر بھی اسی تمنا کا اظہار کرتے رہتے ہیں ؎

کروں تیرے نام پہ جان فدا — نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا — کروں کیا کروڑوں جہاں نہیں

حضور سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جس آدمی میں تین خصلتیں ہوں اس نے ایمان کی حلاوت (مٹھاس) کو پالیا۔ ایک یہ کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں' دوسری یہ کہ جس سے محبت کرے اللہ کی خاطر محبت کرے' تیسری یہ کہ کفر میں لوٹنے کو ایسا ناپسند کرے جیسے آگ میں پھینکے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

حضرت سہل بن عبداللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں، جو ہر حالت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنا مالک نہ جانے اور اپنی ذات کو ان کی ملکیت میں نہ سمجھے وہ سنت کی مٹھاس و لذت سے محروم ہے۔ کیونکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک کہ میں اس کی جان سے زیادہ اسے محبوب نہ ہوجاؤں اور یہ بات تو بار بار سنی ہوگی الا لا ایمان لمن لا محبۃ لہ سن لو اس شخص کا ایمان نہیں جسے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ محبت نہیں۔

تاجدارِ عرب و عجم، شاہِ آدم و بنی آدم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت کا جو حسین و عظیم ثمرہ ہے وہ اس حدیثِ مبارک سے واضح ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ ایک صحابئ رسول رضی اللہ عنہ بارگاہِ حبیبِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! متی الساعۃ ؟ حضور قیامت کب آئے گی؟ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ما اعددت لھا ؟ تو نے اس کیلئے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ وہ عرض کرنے لگے' میرے پاس زیادہ نمازیں اور صدقات تو نہیں الا انی احب اللہ و رسولہ مگر میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں۔

جانِ رحمت، مالکِ جنت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، انت مع من احببت تو اسی کیساتھ ہوگا جس سے تجھے محبت ہے۔ **حضرت** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، آج تک ہم اتنے خوش نہیں ہوئے جتنے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا یہ فرمان سن کر خوش ہوئے کہ (محبّ محبوب کے ساتھ ہوگا)۔

اُٹھتی نہیں ہے آنکھ کسی اور کی طرف　　　پابند کر گئی ہے کسی کی نظر مجھے

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

(اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سبحان اللہ! اگر محبتِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کا کوئی اور صلہ نہ بھی ہوتا تو صرف یہی ایک صلہ جان و مال حضور صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر فدا کرنے کیلئے کافی تھا کہ آج اپنی خواہشات اور حیات وقوت پیارے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر نثار کرنے کا یہ صلہ ملے گا کہ ہمیشہ کیلئے جانِ جہاں، محبوبِ رحمٰن صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی صحبت و سنگت نصیب ہو جائے گی۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو نورِ مجسم، شفیع معظم، محبوبِ اعظم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت کا اَسیر بنائے۔

جان ہے عشقِ مصطفٰی روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو دَرد کا مزا نازِ دوا اُٹھائے کیوں

اے عشق تیرے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھا دے گی وہ آگ لگائی ہے

لحد میں عشق رخ شاہ کا داغ لے کے چلے
اندھیری رات سنی تھی چراغ لے کے چلے

اہل محبت عام طور پر محبت کے تین اسباب بیان کرتے ہیں:

☆ جمال ☆ کمال ☆ احسان

یعنی کبھی کسی کے جمال کی وجہ سے اس سے محبت ہو جاتی ہے، کبھی کسی کے کمال کی وجہ سے اور کبھی کسی کے احسانات کی وجہ سے آدمی کسی کا گرویدہ ہو جاتا ہے ان میں سے ہر سبب مستقل طور پر محبت پیدا ہونے کا ذریعہ ہے اور جس میں یہ تمام اسباب جمع ہو جائیں وہ تو بطریق اولٰی محبت کا مستحق ہے۔ اب ان اسباب کو مدنظر رکھتے ہوئے جانِ رحمت، کانِ رافت، معطیٔ نعمت، عرش کی زینت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کی طرف دیکھتے ہیں کہ ہر سببِ محبت ان میں اپنے انتہائی عروج کو پہنچا ہوا ہے۔ ان میں جمال بھی ہے، کمال بھی ہے اور وہ منبع احسان بھی ہیں، بلکہ جمال و کمال بھی ان کیساتھ تعلق کی وجہ سے اپنے عروج کو پہنچے۔ ذیل میں اختصار و جامعیت کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے جمال، کمال اور احسانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔ ان میں غور کرنے سے اِن شاءَ اللہ عزَّ وجلّ دل میں محبت کی آگ بھڑکے گی۔

حسن و جمال

حضور رحمتِ عالمیاں، شفیعِ مجرماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات سراپا حسن و جمال تھی اور حسن کا ایسا پیکر تھی کہ جس سے مرجھائی کلیاں کھل اُٹھیں، افسردہ دل چین پائیں، آنکھیں ٹھنڈی ہوں، روح کو قرار ملے، قلب کو سکون میسر ہو۔ اس منبع حسن و جمال کی ذات چاند سے حسین، سورج سے زیادہ روشن؛ جس کی رنگت سے دل جگمگانے لگے۔

گنہ مغفور دل روشن خنک آنکھیں جگر ٹھنڈا
تعالیٰ اللہ ماہِ طیبہ عالم تیری طلعت کا

وہ ذاتِ اقدس کہ پھولوں کا حسن جس کے قدموں پہ نثار اور جنت جن کے جلوے سے جویائے رنگ و بو، پھول جس کے حسن کا طالب ہو اور جو ایسے طرحدار ہوں کہ یوسف علیہ السلام بھی جن کے دِیدار کے طالب ہوں، جن کے حسن پر گردنیں کٹیں، جانیں فنا ہوں، دل قربان ہوں، جن کا وجود' موئے مبارک سے لے کر پاؤں مبارک کے تلوؤں تک بے مثل و بے مثال ہو۔

موئے مبارک نہ بہت گھنگریالے نہ بہت سیدھے بلکہ دونوں بین بین کانوں کے نصف تک یا کانوں کی لو تک، شانہ مبارک کے نزدیک تک یا شانہ مبارک تک اور ان مبارک بالوں میں تیل کی کثرت اور وہ ایسے پیارے کہ جس کے پاس ہوں انہیں دُنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب جانے، جن کو حاصل کرنے کیلئے صحابہ حلقے بنا کر کھڑے ہوں اور جسے مل جائے وہ اسے جان و دل سے عزیز جانے، بیماریوں سے شفا کا سبب بنائے، چاندی کی نلی میں سنبھال کر رکھے کہ چاند سے زیادہ حسین محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک ہیں اور جن کے گم ہونے کا خدشہ ہو تو جان کی بازی لگا کر بھی حاصل کئے جائیں، انہیں سببِ نصرت سمجھا جائے، بوقتِ وصال' وصیت کر جائے کہ میری زبان کے نیچے میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے موئے مبارک رکھنا' جن کے ذکر سے یہ زبان ہمیشہ تر رہا کرتی تھی، جس نے ایک مرتبہ زُلفِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھ لیا پھر ساری زندگی کیلئے وہ تصوُّر اس کے دل و دماغ میں اُتر جاتا۔

سوکھے دھانوں پہ ہمارے بھی کرم ہو جائے
چھائے رحمت کی گھٹا بن کے تمہارے گیسو
ہم سیہ کاروں پہ یا ربّ تپشِ محشر میں
سایہ افگن ہوں تیرے پیارے کے پیارے گیسو

ان گیسوئے مبارک کے درمیان میں مانگ یوں محسوس ہو جیسا کہ لیلۃ القدر کی تاریکی میں صبحِ صادق کا نور نمودار ہو۔

لیلۃ القدر میں مطلع الفجر حق مانگ کی اِستقامت پہ لاکھوں سلام

اب ذرا چہرۂ پرنور کے لا زوال و بے مثال حسن و جمال پر نگاہ جمانے کی کوشش کریں۔ وہ دلربا اور دلکش چہرہ شش جہات اس رُخِ انور سے روشن ہیں اور سورج، چانداس کے نور کے بھکاری ہیں اور اسی نور کی خیرات سے چمک رہے ہیں۔

نور کی خیرات لینے دوڑتے ہیں مہر و ماہ اُٹھتی ہے کس شان سے گردِ سواری واہ واہ

یہ جو مہر و ماہ پہ ہے اطلاق آتا نور کا بھیک تیرے نام کی ہے استعارہ نور کا

چہرۂ انور ایسا حسین کہ نہ پہلے والوں نے دیکھا نہ بعد والے کبھی ایسا چہرہ دیکھیں گے۔ ساری کائنات سے زیادہ حسین حتی کہ حسنِ یوسف علیہ السلام بھی اس حسن کل کا ایک جز تھا۔ اتنا دلربا کہ خود خداوندِ قدوس قرآن مجید میں اس رُخِ روشن کی قسمیں بیان فرماتا ہے وہ رُخِ روشن بذاتِ خود دلیلِ نبوت تھا۔ اتنا شفاف کہ اشیاء کا عکس اور دیواریں بھی اس چہرۂ انور میں نظر آتیں۔ دیکھنے والے کہیں کہ اس میں تو سورج تیر رہا ہے اور صباحت و ملاحت کا حسین امتزاج جیسا اس چاند سے حسین چہرے میں دیکھا کہیں اور دیکھنے میں نہیں آیا۔

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں دُرود
نمک آگیں صباحت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش از اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

اس رُخِ انور سے نور کی شعاعیں نکلتیں اور پسینہ مبارکہ کے قطروں سے نور جھڑتا ہوا محسوس ہوتا، اندھیرے کمرے روشن ہو جاتے بلکہ تاریک دل جگمگانے لگتے اور قلب کو چین نصیب ہوتا۔

اِک تیرے رُخ کی روشنی چین ہے دو جہان کی
اِنس کا اُنس اسی سے ہے جان کی وہی جان میں

(حدائق بخشش)

حقیقت تو یہ ہے کہ اس پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پورا حسن کائنات کے سامنے ظاہر نہ کیا گیا' ورنہ کسی کو دیکھنے کی تاب ہی نہ ہوتی۔

اِک جھلک دیکھنے کی تاب نہیں عالم کو
وہ اگر جلوہ کریں کون تماشائی ہو

(مولانا حسن رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات
تو کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات

رُخ روشن سے دل راحت پائیں، پیاسے سیراب ہوں بلکہ بعضوں کے جسم وروح کا رشتہ بھی اسی رخِ زیبا کے دیدار کیساتھ وابستہ ہو اور اگر آنکھوں سے اوجھل ہو جائے تو آنکھوں کو بے قدر سمجھیں، قدرتِ خداوندی کا عظیم ترین شاہکار اور ملکِ باری تعالیٰ میں انمول ترین لعل رُخِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہے۔

خامہ قدرت کا حسنِ دستکاری واہ واہ
کیا ہی تصویر اپنے پیارے کی سنواری واہ واہ

اُٹھا دو پردہ دِکھا دو جلوہ کہ نورِ باری حجاب میں ہے
زمانہ تاریک ہو رہا ہے کہ مہر کب سے نقاب میں ہے

ک گیسو ہٰ دہن یٰ ابرو آنکھیں ع ص
کٓھٰیٰعٓصٓ ان کا ہے چہرہ نور کا

(حدائق بخشش)

مقدس اور نورانی آنکھیں قدرتِ الٰہی سے سرگیں جن میں سرخ رنگ کے ڈورے تھے، پلکیں نہایت خوشنما اور دراز تھیں۔

سرگیں آنکھیں حریمِ حق کے وہ مشکیں غزال
ہے فضائے آسماں تک جن کا رمنا نور کا

(حدائق بخشش)

وہ پیاری آنکھیں کہ شرم وحیا سے ہمیشہ جھکی رہیں اور جن سے یادگاریٔ اُمت میں موتیوں کی جھڑی لگی رہے، جس طرف اُٹھ جائیں دَم میں دم آجائے اور جوشِ رحمت پہ آئیں تو روتے ہوؤں کو ہنسادیں۔

جب آگئی ہیں جوشِ رحمت پہ اُن کی آنکھیں
روتے ہنسا دیئے ہیں مُردے جلا دیئے ہیں

(حدائق بخشش)

جس پر پڑ جائیں وہ دنیا وآخرت میں کامیاب وکامران ہوجائے۔ ان کے اوپر باریک پلکیں یوں محسوس ہوں جیسے رحمت کے محل پر سائبان سایہ کئے ہوئے ہے اور جن کے اوپر باریک دراز اَبرو آپس میں ملے ہوئے ہیں اور ایسا سہانا منظر پیش کریں جیسے محرابِ کعبہ سجدے میں جھکی ہوئی ہے۔

جن کے سجدے کو محرابِ کعبہ جھکی
ان بھنوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

اور اس آنکھ مبارک کی نظر شریف کا کیا کہنا کہ دِلوں کے حالات دیکھ لیں، جیسے آگے دیکھیں ایسے ہی پیچھے بھی دیکھیں۔ رکوع وخشوع یعنی عباداتِ ظاہریہ وباطنیہ وکیفیاتِ قلبیہ سب کچھ ان پر عیاں ہو، زمین پر ہوں تو جنت کے پھلوں اور درختوں کو دیکھیں، حوضِ کوثر کو ملاحظہ فرمائیں، جسے کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو وہ دیکھیں، عرش کا مشاہدہ فرمائیں۔

سرِ عرش پر ہے تیری گزر دلِ فرش پر ہے تیری نظر
ملکوت و ملک کی کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پر عیاں نہیں

(حدائق بخشش)

وہ آنکھ مبارک کہ رات کے اندھیرے میں یوں دیکھے جس طرح دن کی روشنی میں دیکھتی ہے جس کے سامنے دنیا سمیٹ دی گئی اور وہ دنیا کو یوں دیکھے جس طرح ہاتھ کی ہتھیلی کو دیکھا جاتا ہے، ہزاروں میل دُور ہونے والے واقعات جس کے سامنے ہوں اور جس نگاہ کا یہ کمال ہو کہ غیب الغیب ربِّ ذوالجلال کی ذاتِ اقدس کو دیکھ لے۔

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں دُرود

(حدائق بخشش)

اب ذرا کان مبارک کے حسن وزیبائی کو دل ودماغ میں اُتاریئے۔ وہ کان مبارک جو حسن میں اپنے انتہائی کمال کو پہنچے ہوئے تھے اور سیاہ زُلفوں کے درمیان یوں چمکتے جیسے تاریکی میں دو چمکدار ستارے، انتہائی موزوں، دلربا و دلکش اور کمال در کمال یہ کہ قوتِ سماعت میں ساری کائنات سے بڑھ کر حتی کہ شکمِ مادر میں لوحِ محفوظ پر چلنے والی قلموں کی آواز کو سنتے ،فرشتوں کو آسمان پر سجدہ ریز ہونے کی آہٹ سنتے ،ساتوں آسمانوں سے اوپر ہونے کے باوجود زمین پر چلنے والوں کے قدموں کی چاپ سن لیتے ، عالمِ دنیا میں رہ کر عالمِ برزخ میں ہونے والے عذابوں کی آواز سنتے اور اب قبرِ انور میں حیاتِ حقیقی کے سامنے اپنے اُمتیوں کے دُرود اور ان کی فریادوں کو سن رہے ہیں۔

دُور و نزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعلِ کرامت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

فریاد اُمتی جو کرے حالِ زار میں
ممکن نہیں کہ خیر بشر کو خبر نہ ہو

(حدائق بخشش)

اور محبت والوں کے دُرود کو خصوصی طور پر سنیں، الغرض حسن ظاہری اور حسن باطنی میں بے مثل و بے مثال تھے۔

رُخسار مبارک نہایت ہی خوبصورت، نرم اور دلکش تھے۔ سفید رنگ، نہایت چمکدار اور ہموار اور ایسی طلعت (چمک) والے کہ چراغِ قمران کے سامنے جھلملائے اور سورج شرمائے۔

جن کے آگے چراغ قمر جھلملائے
ان عذاروں کی طلعت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

ان رُخساروں کے حسن میں بدن مبارک کی رنگت مزید دلکشی پیدا کرتی تھی۔ رنگ کے لحاظ سے سب سے زیادہ روشن، جاذبِ نظر، خوشنما، سراپا روشنی اور حسن کا پیکر تھے۔ ایسی رنگت مبارک جیسے پورا بدن چاندی میں ڈھلا ہوا ہے۔

ان کے حسن با ملاحت پر نثار
شیرہ جان کی حلاوت کیجئے
جس سے تاریک دل جگمگانے لگے
اس چمک والی رنگت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

نیز پیشانی مبارکہ سے ہوتا ہوا رُخسار مبارک پر موتیوں کی طرح دُلہن کی خوشبو لئے پسینہ مبارکہ مزید دلربا تھا۔

شبنم باغ حق یعنی رخ کا عرق
اس کی سچی براقت (چمک) پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

لبہائے مبارک پھول کی پتیوں سے زیادہ نازک، پتلے اور حسین تھے، لطیف اور شگفتہ تھے۔

وہ گل ہیں لب ہائے نازک ان کے ہزاروں جھڑتے ہیں پھول جن سے
گلاب گلشن میں دیکھے بلبل یہ دیکھ گلشن گلاب میں ہے

پتلی پتلی گلِ قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام

(حدائق بخشش)

دانت مبارک کا اتصال (ملاپ) کمال درجہ حسین اور حسنِ ترکیب کا حامل تھا۔ گفتگو فرماتے وقت دانتوں کے درمیان سے نور کی برسات لگ جاتی۔ نہایت سفید، چمکدار اور کشادہ تھے، تبسم کے وقت اولوں کی طرح دکھائی دیتے اور ان سے نکلنے والے نور سے دیواریں روشن ہو جاتیں اور تبسم فرماتے تو دل کی کلیاں کھل اُٹھتیں، روتے ہوئے ہنس پڑتے اور تسکینِ قلب کا سامان کرتے۔

جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑے
اس تبسم کی عادت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

دہن مبارک فراخ اور اظہارِ حق کا چشمہ تھا۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا
چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

دہن مبارک اتنی برکتوں والا کہ اس کا بچا ہوا اگر کوئی کھالے تو پوری زندگی کیلئے منہ سے بدبو زائل ہو جائے اور دہن شریف سے مس ہونے والا پانی دل کی افسردگی کو دور کر دے، حیا و شرم پیدا کر دے اور اس سے جو بات نکلے' خدا اسے پوری کر دے، جس کنویں میں کلی فرما دیں اس کا پانی میٹھا ہو جائے اور ختم نہ ہونے پائے، بیماری سے شفا کا سبب بن جائے اور جس کے بدن پر آقائے دو عالم، نورِ مجسم، شفیعِ معظم، محبوبِ اعظم، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا لعابِ دہن پھیر دیں وہ خوشبودار اور خوبصورت بن جائے، جس سے کھانے میں برکتیں ہوں، آشوبِ چشم دور ہو، جلا ہوا بدن بالکل صحیح و سالم ہو اور وہ لعابِ دہن مبارک کہ کٹا ہوا پاؤں جڑ جائے، گہرے زخم اچھے ہو جائیں، ٹوٹی ہوئی پنڈلی جڑ جائے، لٹکے ہوئے کندھے دُرست ہوں۔ الغرض وہ دہن مبارک چشمہ علم و حکمت تھا اور اس کا پانی مبارک جان کی شادابی اور جنان کی تر و تازگی کا سبب تھا، کھاری کنوؤں کو شیریں بنانے والا تھا۔

وہ دہن جس کی ہر بات وحیٔ خدا — چشمۂ علم و حکمت پہ لاکھوں سلام
جس کے پانی سے شاداب جان و جناں — اس دہن کی تراوت پہ لاکھوں سلام
جس سے کھاری کنوئیں شیرہ جاں بنے — اس زلال حلاوت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش)

بینی مبارک (ناک مبارک) لمبی، باریک اور درمیان سے قدرے بلند تھی جس پر ہر وقت نور کی برسات رہتی، جو تناسب اور حسن اعتدال کے ساتھ پُر جمال تھی۔

زبان مبارک نہایت پاکیزہ، علم وادب، فصاحت و بلاغت، رحمت ورافت کا منبع تھی اور جس کا تصرف ساری کائنات پر نافذ تھا۔ عرش وفرش، چرندو پرند سب تابع فرمان تھے اوراس زبان کی فصاحت اتنی دلکش تھی کہ سننے والا بیقرار ہو جاتا، جس کے متعلق جو بات ادا ہوگئی وہ چیز ایسی ہی ہوگئی، کھاری کنویں کو میٹھا فرمادیا وہ میٹھا ہوگیا، برے کو اچھا کہاوہ اچھا ہوگیااور ایسی زبان کہ جس کے ایک مرتبہ ہاں فرمادینے سے حج فرض ہو جائے، سست رفتار کو تیز رفتار کہنے سے وہ تیز رفتار ہو جائے، جس زبان مبارک کا خطبہ ایسا پُر تاثیر تھا کہ سننے والوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ جاتی، دل موم کی طرح نرم ہو جاتے، جہنم وجنت آنکھوں کے سامنے محسوس ہوتے اور سننے والے منہ ڈھانپ کر روتے بلکہ بعض تو روتے روتے بیہوش ہو جاتے اور بعض اوقات تو خطبہ مبارک سن کر منبر وَجد میں آجاتا۔

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں — اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
اس کی پیاری فصاحت پہ بے حد دُرود — اس کی دلکش بلاغت پہ لاکھوں سلام
اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں سلام — اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

داڑھی مبارک گھنی، گنجان اور خوش نظر تھی، بال مبارک گہرے سیاہ، دونوں طرف سے برابر اور سینہ اقدس کے حسن میں اِضافہ کرتی تھی اس میں تقریباً سترہ اٹھارہ بال مبارک سفید تھے۔ دہن مبارک کے اِرد گرد خط مبارک کی دل آرا پھبن یوں محسوس ہوتی جیسے نہرِ رحمت کے اردگرد سبزہ اُگا ہوا ہے اور حقیقت بھی ہے کہ دہن اقدس نہرِ رحمت ہے جس کے پانی سے رحمت کے طلبگار سیراب ہوتے ہیں اور معتدل ریش مبارک زخمی دل کیلئے مرہم کا کام دیتی۔

خط کی گرد دہن وہ دل آراء پھبن — سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام
ریش خوش معتدل مرہم ریش دل — ہالہ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

آواز مبارک انتہائی سریلی اور حسین تھی ، سننے والا بار بار تمنا کرتا کاش پھر وہی شیریں آواز مبارک سننے کا موقع مل جائے اور پکار اُٹھتا کہ ایسی پیاری اور دلکش آواز پہلے کبھی نہ سنی اور لہجہ مبارک تمام کائنات والوں سے زیادہ خوبصورت۔

سرکش جو تھے مائل ہوئے دشمن جو تھے قائل ہوئے
مسحور کن تھا کس قدر یا مصطفیٰ لہجہ تیرا (ﷺ)

مبارک گلے سے جب کلام کا ظہور ہوتا تو ایسے لگتا جیسے دودھ اور شہد کی نہریں جاری ہوگئی ہیں۔

جس سے نہریں ہیں شیر و شکر کی رواں
اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

شانے (کندھے) مبارک نہایت مضبوط اور خوبصورت تھے جن کے درمیان فاصلہ تھا، شانہ اقدس فربہ اور قوت و طاقت کی عظیم علامت تھا۔ مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کندھے مبارک سب سے بلند دِکھائی دیتے ، دیکھنے والے اگر کندھے مبارک کو دیکھ لیتے تو کہتے کہ چاندی کے ڈلے پگھلا کر کسی سانچے میں رکھے ہوئے ہیں اور یوں محسوس کرتے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہیں اور دونوں کندھوں کے درمیان انڈے کی صورت میں مہر نبوت ضوفشاں تھی ، جو پشت کے حسن کو دوبالا کرتی ، اس سے خوشبو کی لپٹیں آتیں ، صحابہ کرام علیہم الرضوان اسے مس کرنا اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتے ، پشت مبارک بھی چاندی کی ڈھلی ہوئی محسوس ہوتی ، مبارک بغلیں نہایت پاکیزہ ، صاف اور خوشبودار تھیں ، بغلوں کا رنگ مبارک کبھی متغیر نہ ہوتا جس طرح عام لوگوں کا بدل جاتا ہے ، دست مبارک دعا کیلئے کبھی زیادہ بلند فرماتے تو بغلوں کی سفیدی جھلکتی اور جو پسینہ مبارک ٹپکتا اس سے کستوری کی خوشبو آتی۔

ہتھیلی شریف اور مبارک بازو گوشت سے بھرے ہوئے تھے ، ریشم سے بڑھ کر نرم اور بے حد خوشبودار تھے ، جس سے مصافحہ فرماتے وہ دن بھر اپنے ہاتھوں سے خوشبو پاتا ، بازو مبارک لمبے تھے اور نہایت سفید تھے ، کلائیوں پر بال اور دست مبارک کے خطوط میں نورِ کرم کی موجیں بہتی ، دست مبارک سب سے زیادہ سخی کہ مانگنے والا کبھی انکار نہ سنتا اور نہ کبھی خالی ہاتھ جاتا۔

جس کو بارِ دو عالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

جس سمت ہاتھ اُٹھ جائے غنی کردے کیونکہ خزائن الٰہی کی چابیاں اسی دست مبارک میں ہیں، آسمان کی چابیاں، عزت کی چابیاں، زمین کے خزائن کی چابیاں، جنت ونار کی چابیاں، کرامت کی چابیاں، ہر چیز کی چابیاں اسی دست محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ہیں۔

کنجی تمہیں دی اپنے خزانوں کی خدا نے　　محبوب کیا مالک و مختار بنایا
مالک کونین ہیں گو پاس رکھتے نہیں　　دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

دست مبارک میں کنکریاں کلمہ پڑھتیں، آگ میں دست مبارک رکھا تو آگ ٹھنڈی ہوگئی،، ٹوٹی پنڈلی پر پھیرا تو جڑ گئی، ایک صحابی کے چہرہ پر پھیرا وہ اتنا روشن ہوگیا کہ دیواروں کا عکس اس میں نظر آتا تھا، کسی کے دل پر پھیرا تو عداوت محبت میں بدل گئی، ایک کے سر پر پھیرا تو بال ہمیشہ سیاہ رہے، ایک کے سینہ پر پھیرا تو اسے ہر چیز یاد ہوگئی، لکڑی کو ہاتھ لگایا تو وہ تلوار بن گئی، ایک چھڑی کو چھوا تو روشن ہوگئی، چاند کو اِشارہ کرتے وہ اسی طرف جھک جاتا جدھر آپ اشارہ فرماتے بلکہ اشارہ کر کے چاند کو توڑ کر پھر جوڑ دیا، سورج کو واپس پلٹایا، ہاتھ مبارک بڑھایا تو جنت میں جا پہنچا، مبارک اُنگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہوئے پیا سے سیراب ہوئے، پیالے میں ہاتھ رکھا تو پانی جوش مارنے لگا، اِکیس کھجوروں پر ہاتھ مبارک پھیرا پورے لشکر کو کفایت کر گئیں بلکہ کئی سال تک ان سے گزارہ ہوتا رہا، متعدد بار دست مبارک کی برکتوں سے قلیل کھانا کثیر ہوا، مُردہ بکری پہ ہاتھ مبارک رکھا وہ زندہ ہوگئی، مردہ بچوں پہ رکھا وہ بھی زندہ ہوگئے، خالی تھنوں کو چھوا' وہ دودھ سے بھر گئے، آنکھ سے نکلے ہوئے ڈھیلے پر پھیرا وہ پہلے سے زیادہ روشن ہوگیا، جلا ہوا بدن تندرست ہوگیا اور پھر ان مبارک ہاتھوں کی مبارک اُنگلیوں کے پیارے ناخن پہلی رات کے چاند کی طرح تھے۔

دل اپنا بھی شیدائی ہے ان ناخن پا کا　　اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخ کہن پھول
ہاتھ جس سمت اُٹھا اور غنی کردیا　　موج بحر سخاوت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں　　اُنگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام
عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال　　ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

حضور پرنور، شافعِ یوم النشور، دافعِ شرور، معطی سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شکم اطہر اور سینہ انور ہموار تھا، سینہ اقدس اُبھرا ہوا اور چوڑا تھا اور ناف تک بالوں کا ایک باریک خط تھا اور ایسا سینہ مبارک کہ جس کی عظمت و شان خود قرآن بیان فرماتا ہے اور اس میں قلب انور نورٌ علیٰ نور تھا، تجلیات و انوار اور علوم و معارف کا مرکز تھا، نزولِ وحی کا مرکز، تمام کائنات کے دِلوں سے پاکیزہ، نرم و رقیق، وسیع و قوی اور حالتِ خواب میں بیدار رہنے والا، اوّلین و آخرین کے علوم کا جامع، علومِ غیبیہ کا مرکز، فیضان کا سرچشمہ، رحمتوں کی کان، عظمتوں کا حامل، مراتب و مدارج پر فائز، بے مثل و بے مثال، خدا کی بارگاہ میں محبوب ترین' الغرض اس کی شان عقل و فہم سے ماوراء ہے۔

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہیں
غنچہ راز وحدت پہ لاکھوں سلام

شکم اطہر حسن و جمال میں یکتا تھا اور دلکش و دلربا رنگت والا تھا، قناعت، سادگی کا نمونہ تھا اور کمر انور حسن و جمال کا مرقع، اعتدال کے ساتھ باریک اور چاندی کی طرح سفید تھی، حمایتِ اُمت اور شفاعتِ عاصیاں میں ہمہ وقت تیار، کشتی ملت کا سہارا، اُمت کی ڈوبتی ہوئی کشتی کیلئے لنگر تھی۔

پنڈلیاں مبارک پُر گوشت نہ تھیں بلکہ نرم، باریک، موزوں، نہایت ہی چمکدار اور خوبصورت تھیں' دیکھنے والا حسن میں بے خود ہو کر یوں سمجھتا جیسے کھجور کا تازہ خوشہ اپنے پردے اور شگوفے سے باہر آ گیا ہے۔

قدمین شریفین نرم، پُر گوشت، ان کے تلوے قدرے گہرے، ان کی اُنگلیاں تناسب سے لمبی تھیں، قدم مبارک ہموار اور حسن میں اپنی مثال آپ تھے، لطیف و نازک، بغیر مشقت کے تیز چلنے والے تھے، پتھر ان کے نیچے نرم ہو جاتے، اس قدم مبارک کی ٹھوکر سے چشمے جاری ہوئے، اُحد کا زلزلہ جاتا رہا، جس جانور پر لگتے وہ تیز رفتار ہو جاتا' قوت و طاقت والا ہو جاتا' بیماری، کمزوری، لاغری ختم ہو جاتی۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان کے علاوہ متعدد یہودیوں نے اسے چومنے کا شرف حاصل کیا۔

دل کرو ٹھنڈا میرا وہ کف پا چاند سا
سینہ پر رکھ دو ذرا تم پہ کروڑوں دُرود

یادگارئ اُمت میں لمبے قیام کی وجہ سے متورم ہو جاتے اور بعض اوقات ان سے خون مبارک بھی نکلنے لگتا۔

حضور اکرم، نورِ مجسم، رسولِ معظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قد مبارک مناسب اور دیگر لوگوں کی موجودگی میں ان سے بلند ہوتا تھا۔ عظیم الشان، جلیل الشان، سب القاب اس کے مقابلے میں کمتر نظر آتے ہیں۔

اب ذرا مبارک ایڑیوں کا حسن، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کے کلام کی روشنی میں ملاحظہ فرمائیں۔ ایڑیاں مبارک سورج اور چاند سے زیادہ پُر نور، عرش کی آنکھوں کا تارا، ستارے انہی کے نور سے ضوفشاں، جسے انکا جلوہ دیکھنا نصیب ہوا، وہ خوش نصیب ہوا، روح القدس کے تاج کے موتی اسے سجدہ کریں اور عظمت کے گن گائیں، پاکیزہ، منور، مطہر اور کشتیٔ اُمت کی لنگر ایڑیاں تھیں۔

تیرے قدموں میں جو ہیں غیر کا منہ کیا دیکھیں
کون نظروں پہ چڑھے دیکھ کے تلوا تیرا

گردنیں جھک گئیں سر بچھ گئے دل ٹوٹ گئے
کشف ساق آج کہاں یہ تو قدم تھا تیرا

محبوبِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعضاء مبارک کا ذِکر ربِّ کائنات نے قرآن مجید میں بھی فرمایا۔

☆ قلب مبارک کے بارے میں فرمایا:

۱ ما کذب الفؤاد ما رای ...... جو آنکھ نے دیکھا دل نے اسے نہ جھٹلایا۔

۲ نزل به الروح الامین علی قلبك ...... اس قرآن کو جبریل نے آپ کے دل پر اُتارا۔

☆ زبان مبارک کے بارے میں فرمایا:

۱ وما ینطق عن الهوی ...... اور یہ نبی اپنی خواہش سے نہیں بولتے۔

۲ فانما یسرنه بلسانك ...... بے شک ہم نے یہ قرآن آپ کی زبان پر آسان کر دیا۔

۳ ولا تحرك به لسانك لتعجل به ...... اور اپنی زبان کو قرآن پڑھنے کیلئے جلدی کی وجہ سے حرکت نہ دیں۔

☆ چشم مبارک کے بارے میں فرمایا:

۱ ما زاغ البصر و ما طغی ...... آنکھ نہ ٹیڑھی ہوئی اور نہ حد سے بڑھی۔

۲ ولا تعد عینك عنهم ...... اور آپ ان سے آنکھیں نہ پھیریں۔

☆ چہرہ مبارک کے بارے میں فرمایا:

۱ قد نری تقلب و جهك فی السماء ...... بیشک ہم آپ کے چہرے کا بار بار آسمان کی طرف اُٹھنا دیکھ رہے ہیں۔

☆ دست مبارک اور گردن مبارک کے بارے میں فرمایا:

۱ ولا تجعل یدك مغلولة الی عنقك ...... اور اپنے ہاتھ کو اپنی گردن میں نہ باندھیں (یعنی بخل نہ فرمائیں)۔

☆ چہرہ مبارک اور زُلف مبارک کے بارے میں:

۱ والضحی والیل اذا سجی ...... محبوب کے روشن چہرے کی قسم اور زلفوں کی قسم جب چھا جائیں۔

☆ سینہ مبارک کے بارے میں:

۱ الم نشرح لك صدرك ...... ہم نے آپ کیلئے آپ کے سینے کو کشادہ کر دیا۔

☆ پشت مبارک کے بارے میں:

۱ ووضعنا عنك وزرك الذی انقض ظهرك

اور ہم نے آپ سے وہ بوجھ اُتار دیا جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔

الغرض حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صنعت خداوندی کے اعلیٰ ترین نمونہ، جمال وکمال الٰہی کے مظہر اتم اور حسن وجمال میں بے مثل و بے مثال تھے۔ اوّلین میں نہ کوئی ایسا ہوا اور آخرین میں کبھی ایسا نہ ہوگا۔ بس اتنا کہہ سکتے ہیں ؎

وصف رخ ان کا کیا کرتے ہیں شرح والشمس والضحیٰ کرتے ہیں
ان کی ہم مدح و ثناء کرتے ہیں جن کو محمود کہا کرتے ہیں
جس کے جلوے سے اور ہے تاباں معدن نور ہے اس کا داماں
ہم بھی اس چاند پہ ہوکر قربان دل سنگین کی جلا کرتے ہیں
اپنے دل کا ہے انہیں سے آرام سونپے ہیں اپنے انہیں کو سب کام
لو لگی ہے کہ اب اس دَر کے غلام چارۂ دردِ رضاؔ کرتے ہیں

سمجھا نہیں ہنوز میرا عشق بے ثبات تو کائناتِ حسن ہے یا حسنِ کائنات

ان کے جمال جہاں آراء میں غور کریں اور تنہائی میں بیٹھ کر سوچیں، کیا ایسے پیارے سے بڑھ کر بھی کوئی محبت کے لائق ہے؟؟؟ یقیناً نہیں ہرگز نہیں! تو آج ہی سے ظاہر و باطن کو حضورِ انور، شہنشاہِ بحر و بر، ربّ کے نائبِ اکبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی **حقیقی عملی** محبت سے مزین کیجئے اور اہل محبت سے **تعلق** قائم کیجئے۔ جو لوگ دن رات پیارے آقا، دو عالم کے داتا، مالکِ ہر دوسرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وشان اور عشق ومحبت کے گن گاتے ہیں۔

کمالات

محبت کا دوسرا سبب کسی کا کمال اور خوبی ہے جس میں کمال اور خوبیوں کی کثرت ہوگی وہ اتنا ہی زیادہ محبت کا مستحق ہوگا کیونکہ انسان کا دل جس طرح جمال کی طرف مائل ہوتا ہے اسی طرح کمال کی طرف بھی جھکتا ہے۔ نورِ مجسم، محبوبِ مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اوصاف وکمالات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو تمام کمالات اور خوبیوں کا منبع ومرکز حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات بابرکات ہے۔ بلکہ کسی اور کو کمال ملا تو اسی دَر سے ملا اور کمال وخوبی کو بھی اس پر فخر ہے کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ انکا تعلق ہوگیا۔ نبی کریم، رؤف رحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل وکمالات کا میدان اتنا وسیع ہے کہ جس کی انتہا تک کوئی نہیں پہنچ سکتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف ومحاسن کے ایسے عظیم سمندر ہیں جن کی تہہ تک کسی کا وہم وگمان بھی نہیں جا سکتا۔ فضائل کے اس سمندر کے چند موتی صفحات کی زینت کیلئے پیش کئے جاتے ہیں تا کہ دل میں محبت کی حلاوت پیدا ہو سکے۔

آقائے نامدار، مدینے کے تاجدار، مکی مدنی سردار، دو عالم کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے رسول، اس کے نبی، اس کے حبیب، اس کے خلیل، اس کے برگزیدہ، اس کی مخلوق میں بہترین، بارگاہِ الٰہی میں حاضر باش، اللہ کی رحمت، اللہ کی محبت، اللہ کے نور، تاج ومعراج والے، حوض کوثر کے مالک، شفاعتِ کبریٰ، نعمتِ عظمیٰ کے حامل، انبیاء ومرسلین کے خاتم، پاکیزہ نسب اور عالی حسب والے، مرسلین کے سردار، مومنین کے سردار، متقین کے سردار، نیکوں کے سردار، سچوں کے سردار، صبر کرنے والوں کے آقا، فلاح پانے والوں کے آقا، جن کے صدقہ فلاح ملتی ہے ان کے آقا، نجات دینے والوں کے آقا، توبہ کرنے والوں کے سردار، موحدین کے سردار، برکت والوں کے سردار، مرشدوں کے سردار، حمد کرنے والوں کے سردار، اسرار کے حاملین کے سردار، خوشخبری سنانے والوں اور ڈرسنانے والوں کے سردار، نرمی وشفقت کرنے والوں کے سردار، قیام ورکوع وسجود کرنے والوں کے سردار، قاریوں کے سردار، زاہدوں کے سردار، یقین والوں کے سردار، حافظوں کے سردار، شاکروں کے سردار، نصرت والوں کے سردار، بارگاہِ الٰہی میں رجوع کرنے والوں کے سردار، عابدوں کے سردار، مراد کو پہنچنے والوں کے سردار، عاملین وکاملین کے سردار، پاکوں کے سردار، کامیاب ہونے والوں کے سردار، غالب ہونے والوں کے سردار، فضیلت والوں کے سردار، پاکیزگی پسند کرنے والوں فرمانبرداروں رحم کرنے والوں طالبوں اور مطلوبوں کے سردار، عاشقانِ الٰہی کے سردار، عظمت وبزرگی والوں مدارج ومراتب والوں مقربین بارگاہِ الٰہی کے سردار، ذاکروں مذکوروں تونگروں کے سردار، خوش کرنے والوں اُمیدیں پوری کرنے والوں باریک بینوں اللہ کی طرف بلانے والوں کے سردار، اوّلین وآخرین کے سردار، بے گناہوں محفوظوں معصوموں کے سردار، معاف کرنے والوں غم دُور کرنے والوں امن دینے والوں تواضع کرنے والوں کے سردار، نِعَمِ الٰہی (اللہ کی نعمتیں) تقسیم کرنے والوں خزائن الٰہی لٹانے والوں جھولیاں بھرنے والوں من مانتی مرادیں پوری کرنے والوں کے سردار، بخشنے والوں حجت والوں تسبیح پڑھنے والوں کے سردار، تمام جہانوں کے تمام فرمانبرداروں کے راہِ خدا میں خرچ کرنے والوں کے تہجد پڑھنے والوں کے سردار، اچھی تدبیر والوں کے اخلاص والوں کے خشوع وخضوع کرنے والوں کے سردار، تمام بہادروں کے تمام نوریوں کے تمام انسانوں کے راہِ خدا میں چلنے والوں کے سردار، ہدایت کرنے والوں کے مرتبہ پانے والوں کے فوقیت والوں کے تمام پیاروں کے بلندی وکمال والوں کے سردار ہیں۔

اور ہمارے آقا و مولا، حبیبِ خدا، امام الانبیاء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلائیں دفع فرمانے والے، قحط و مرض و دُکھ کو دُور کرنے والے ہیں۔ عرب و عجم کے سردار، پاکیزہ، معطر، معنبر، مطہر، منور بدن والے، صبح کے آفتاب، اندھیری رات کے ماہتاب، ہدایت کے نور، بلندیوں کے صدر نشین، مخلوق کی جائے پناہ، اندھیروں کے چراغ، نیک اطوار کے مالک، اُمتوں کو بخشوانے والے، حلم و کرم سے متصف، سدرۃ المنتہیٰ سے اوپر جانے والے، تمام جہانوں کیلئے رحمت، عاشقوں کے دِلوں کی راحت، مشتاقوں کی مراد، براق کے سوار، جبرائیل امین کے مخدوم، خدا کے مطلوب و محبوب، خدا شناسوں کے آفتاب، راہِ خدا پر چلنے والوں کے چراغ، مقربوں کے رہنما، محتاجوں، غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے، جن و انس کے سردار، حرمین کے نبی، دونوں قبلوں (کعبہ و بیت المقدس) کے پیشوا، دنیا و آخرت میں وسیلہ اور بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ پرہیزگار، صفات میں یکتا، لوگوں میں سب سے زیادہ رحیم و کریم، متقیوں اور انبیاء و مرسلین کے امام، اللہ کی دلیل، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت، ابراہیم علیہ السلام کی دعا، قریش کے نورِ نظر، لواء الحمد کو اُٹھانے والے، مومنین پر رؤف و رحیم، ان کی بھلائی کے شدید چاہنے والے اور مومنوں سے ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، مصطفیٰ یعنی چُنے ہوئے، جانِ رحمت، بزمِ ہدایت کی شمع، آسمان نبوت کے سورج، باغ رسالت کے خوشنما ترین پھول، جنت کے بادشاہ، حرم کے تاجدار، شفاعت کی تازہ بہار، شبِ اسریٰ کے دولہا، بزم جنت کے دولہا، عرش کی زیب و زینت، فرش کی طیب و نزہت، نورعین لطافت، زیب و زین نظافت، حکمتوں کے راز کی اصل، بیمثل، سبقت لیجانے والے، فضیلت والے، سِرِّ وحدت کے نقطہ، حقائق کائنات کے مرکز، سورج کو لوٹانے والے، چاند کے چیرنے والے، دست قدرت کے نائب، تمام سرداریوں کے لائق، آدم و من سِوا (تمام انسانوں) کی پناہ گاہ، عرش و فرش کے حکمراں، قاہر ریاست کے مالک، باعث تخلیق کائنات، تمام ممکنات کی اصل، خزائن الٰہی کو تقسیم فرمانے والے، بابِ نبوت کو کھولنے والے، قصرِ رسالت کو مکمل فرمانے والے، قدرتِ الٰہی کی چمک، بارگاہِ الٰہی میں قرب حاصل کرنے کا وسیلہ، نا قابل تقسیم عزت کے حامل اور نا قابل شریک مقامات پر فائز، انتہائی بلندیوں کو چھونے والے، اللہ کے راز، عالمِ باطن، عالمِ ظاہر، عالم ارواح، عالم سِرّ کے بادشاہ، ہر بے کس کے خزانہ، ہر بےنوا کے سہارا، مجبوروں، لاچاروں، دُکھیوں کی پناہ، ذاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتم، اسماء الٰہی کیساتھ متصف، ہر سعادت کے آغاز، ہر سرداری کی انتہاء، خلق کے دادرس، سب کے فریادرس، روزِ قیامت کے جائے پناہ، بے کسوں کی دولت، بے بسوں کی قوت، مقامِ دنیٰ فتدلّٰی کی بزم کی شمع، ذات خدا میں فنا، رب اعلیٰ کی اعلیٰ ترین نعمت، اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین احسان ہیں۔

آقائے نامدار، مدنی تاجدار، دو عالم کے مالک ومختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقیروں کی ثروت و دولت، مومنوں کی جان کی راحت، گمراہوں کے دِلوں کیلئے باعثِ غیظ وغضب، تمام غایتوں کی انتہاء، ظہورِ ربوبیت کا سبب، پاکیزہ پھول، سیدھے راستے کی شمع، کھلتے پھولوں کی مہک، بلند فطرت اور معتدل طبیعت والے، بھینی مہک، پیاری نفاست والے، میٹھی عبارت، اچھی اشارت والے، شیریں کلام، سیدھی روش اور سادہ طبیعت والے، جہانگیر نبوت والے، نرم خو، پاک طبیعت، صاحبِ خلقِ عظیم، درجات بلند کرنے والے، دین و دنیا میں نفع دینے والے، حق کے مظہر، جلال و جمال الٰہی کے مظہر اور ربّ نائب اکبر ہیں۔

جن و بشر یہیں سلام کو حاضر ہوتے ہیں، درخت و حجر انہیں کا کلمہ پڑھتے ہیں، شمس و قمر یہیں سے نور لیتے ہیں، شوریدہ سر یہیں سے راحت حاصل کرتے ہیں، خستہ جگر مرہم جگر پاتے ہیں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام اوصاف کمالیہ، اخلاق عالیہ، فضائل حمیدہ اور شمائل جمیلہ کے ساتھ متصف تھے۔ صبر وحلم وعفو، شفقت و رحمت، حسن معاشرت، سخاوت و اِیثار، شجاعت وقوت، عزم و استقلال، زہد و ورع، خوف و عبادت، عدل و انصاف، صدق مقال، حسن عہد و وفا، عفت و حیا، محبت و رأفت، تواضع و وقار، سکینت و دبدبہ، مزاح و ملاعبت، صلہ رحمی و تیما داری اور اطاعت وخشیت اپنے تمام تر کمال کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذات میں پائی جاتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو سب نبیوں سے پہلے پیدا کیا اور آخر میں مبعوث فرمایا، عالم ارواح میں نبوت سے نوازا اور انبیاء سے آپ پر ایمان لانے اور مدد کرنے کا وعدہ لیا، یوم میثاق میں سب سے پہلے آپ نے بلیٰ فرمایا، ساری کائنات آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے پیدا کی گئی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسم گرامی عرش کے پایوں پر، ہر آسمان پر، جنت کے درختوں پر، محلات پر، حوروں کے سینوں پر اور فرشتوں کی آنکھوں کے درمیان لکھا ہے۔

کتب الہامیہ توریت وانجیل وغیرہا میں آپ کی آمد کی بشارتیں ہیں۔ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا زمانہ بہترین، قبیلہ بہترین اور صحابہ بہترین تھے۔ حضرت آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما تک آپ کے تمام آباؤ اجداد مومن اور نسب شریف کے اعتبار سے پاکیزہ تھے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت بُت اوندھے منہ گر پڑے اور جنوں نے اشعار پڑھے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ختنہ شدہ، ناف بریدہ، ہر قسم کی آلائش سے پاک، سرگیں آنکھوں کیساتھ پیدا ہوئے۔ پیدائش کے وقت سجدہ فرمایا اور ہر دو انگشت شہادت کو آسمان کی طرف اُٹھایا ہوا تھا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کے وقت ایسا نور ظاہر ہوا کہ شام کے محلات روشن ہوگئے۔ فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گہوارے (جھولے) مبارک کو ہلاتے، چاند آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے باتیں کرتا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اشاروں پر چلتا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے بادل آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کرتے اور درخت کا سایہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف ہوتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا سینہ اقدس چار دفعہ شق کیا گیا اور اس میں نور بھر دیا گیا۔ قرآن مجید میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو ذکر فرمایا گیا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسمِ مبارک **محمد** اللہ عزّ وجل کے اسمِ مبارک **محمود** سے ملتا ہے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسماء مبارکہ میں ستر نام مبارک ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پروردگار بہشت کے طعام و مشروبات سے کھلاتا پلاتا ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے آگے پیچھے اور دن کی روشنی اور رات کی تاریکی میں ایک جیسا دیکھتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا لعاب دہن مبارک کھارے پانی کو میٹھا کر دیتا اور بچوں کیلئے دودھ کا کام دیتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پتھر پر چلتے تو وہ موم ہو جاتا اور پائے اقدس کا نقش اس پر منتقل ہو جاتا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بغل مبارک پاک وصاف اور خوشبودار تھی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز مبارک دُور و نزدیک یکساں پہنچتی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قریب و بعید دیکھتے بھی تھے اور سنتے بھی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی چشم مبارک سوتی اور قلبِ اطہر جاگتا تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کبھی جمائی اور انگڑائی نہیں لی اور نہ کبھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو احتلام ہوا۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پسینہ انور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میانہ قد بہ درازی تھے مگر اور لوگوں کے ساتھ چلتے تو ان سے بلند نظر آتے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نور ہی نور تھے اور نور کا سایہ نہیں ہوتا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بدن شریف پر مکھی نہیں بیٹھتی تھی اور کپڑوں میں جوئیں نہ پڑتیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چلتے تو فرشتے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیچھے چلتے۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خون مبارک اور فضلاتِ طیبات و طاہرات پاک تھے۔ بلکہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے براز شریف کو زمین نگل جاتی اور وہاں کستوری کی خوشبو آتی۔ گنجے پر دست شفقت رکھے اس کے بال اُگ آتے اور درخت کو چھوتے تو وہ سرسبز و شاداب ہو جاتا۔ رات کو تبسم فرماتے تو گھر روشن ہو جاتا، بدن اطہر سے خوشبو آتی، جس راہ سے گزر جاتے وہ راستہ معطر و معنبر ہو جاتا، جس چوپائے پر سوار ہوتے وہ اتنی دیر بول و براز نہ کرتا۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بعثت پر کاہنوں کی خبریں منقطع ہوگئیں اور شہاب ثاقب کے ذریعے آسمانوں کی حفاظت کی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قرین (ہر شخص پر مقرر شیطان) جن اسلام لے آیا۔ شبِ معراج آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جنت سے سواری بھیجی گئی۔ شبِ معراج جسد اطہر سمیت آسمانوں پر تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ کا دیدار اپنی آنکھوں سے ساتھ کیا۔ بیت المقدس میں انبیاء کرام علیہم السلام کی امامت فرمائی۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی امداد کیلئے بعض غزوات میں فرشتے اُترے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دُرود و سلام بھیجنا ہم پر لازم کیا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو زمین کے خزانوں کی کنجیاں عطا کی گئیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے خلیفہ مطلق اور نائب کامل وکل تھے جو کچھ چاہتے ہیں باذن الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اعلیٰ درجے کی فصاحت و بلاغت عطا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ہر شے کا علم عطا فرمایا حتی کہ روح اور امور خمسہ کا علم بھی عطا فرمایا (کل کیا ہوگا، بارش کب ہوگی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے، قیامت کب آئے گی)۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام جہانوں کیلئے پیغمبر اور رحمت بنا کر بھیجا۔ ایک ماہ کی مسافت پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا رُعب دشمن کے سینہ میں ڈالا گیا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے غنیمتوں کو حلال کیا گیا۔ تمام روئے زمین آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے سجدہ گاہ اور پاک کرنے والی بنا دی گئی۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تمام انبیاء علیہم السلام کے معجزات سے زیادہ معجزات عطا کئے گئے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نئے سرے سے نہیں آئے گا۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت سابقہ تمام شریعتوں کیلئے ناسخ ہے۔ تمام انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے نام لے کر خطاب فرمایا اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اوصاف کے ساتھ ندا فرمائی۔ پہلی اُمتیں اپنے نبیوں کے نام لے کر پکارتی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کیلئے نام لے کر پکارنا منع کر دیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اِطاعت و معصیت، فرائض و احکام، وعدہ و وعید اور انعام و اکرام کو اللہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت الی اخرہ قرار دیا۔ خالق کائنات نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بلند فرمایا' اذان تشہد خطبہ وغیرہ میں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت اور بقیہ تمام اُمتیں پیش کی گئیں۔

آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے حبیب ہیں اور محبت و خلت، کلام و رویت کے جامع ہیں۔ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے پہلے نبیوں کو مانگنے پر عطا فرمایا' ان میں بہت کچھ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بن مانگے عطا فرما دیا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی' آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے شہر' زمانہ کی قسم ارشاد فرمائی۔

وہ خدا نے ہے مرتبہ تجھ کو دیا   نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا
کہ کلام مجید نے کھائی شہا   ترے شہر و کلام و بقا کی قسم

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ وحی کی تمام قسموں کے ساتھ کلام کیا گیا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خواب بھی وحی ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حضرت اسرافیل علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی نازل ہوئے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہترین اولادِ آدم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ہونے والے اعتراضوں کے جواب دیئے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ملک الموت بھی اجازت لے کر حاضر ہوئے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی معمولی سی بے ادبی کرنے والا بھی کافر ہے۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرانور کعبہ معظمہ بلکہ عرش معلیٰ سے بھی افضل ہے۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبرانور پر ایک فرشتہ مقرر ہے' جو تمام دنیا کے مسلمانوں کے دُرود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچاتا ہے۔صبح وشام آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اُمت کے اعمال پیش ہوتے ہیں۔ستر ہزار فرشتے صبح اور ستر ہزار شام کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر شریف اور قبرانور کے درمیان کی جگہ جنتی کیاری ہے۔

قیامت میں شفاعت کی ابتداء آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی فرمائیں گے۔سب سے زیادہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُمت کے جنت میں جائیں گے' جن میں ستر ہزار بغیر حساب کے داخلِ جنت ہوں گے اور ان کے ساتھ اور بھی بے شمار ہوں گے۔ قیامت کے دن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حوضِ کوثر عطا ہوگا۔سب رِشتے منقطع ہوجائینگے مگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر شریف کو محفوظ رکھا جائیگا۔قیامت کے دن لواء حمد کا جھنڈا آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ہوگا۔تمام انبیاء علیہم السلام اس کے نیچے ہونگے۔ سب سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پل صراط سے گزرینگے۔سب سے پہلے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جنت کا دروازہ کھولا جائیگا۔ جنت میں آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی کتاب یعنی قرآن ہی کی تلاوت ہوگی اور آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہی زبان مبارک (عربی) بولی جائیگی۔

اللہ تعالیٰ نے ما کان وما یکون کا علم آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو عطا فرمایا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو شبِ معراج مقام قاب قوسین تک بلند فرمایا۔آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نور کے صدقے کشتی نوح کو ڈوبنے سے بچایا، نارِ نمرود کو ٹھنڈا فرمایا۔جانوروں، چرندوں، پرندوں، درندوں کو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مطیع بنایا۔کنکریوں نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا، بھیڑیئے نے آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کلام کا شرف حاصل کیا، درختوں نے سلام عرض کیا، اونٹوں نے سجدہ کیا۔

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جود و بخشش کے سمندر، گناہگاروں کو دامنِ رحمت میں چھپانے والے، عصیاں کو مٹانے والے، بگڑی سنوارنے والے، غم دُور کرنے والے، دُکھیوں کے فریادرس، اللہ تعالیٰ کی شان، عزت کے مظہر، مرقد میں اُمتوں کو یاد فرمانے والے، لطف عظیم اور کرم عمیم والے، رحمت برسانے والے، راہِ خدا دِکھانے والے، بارگاہِ الٰہی تک پہنچانے والے، مسند ناز پر فائز، مقام قرب پر متمکن، مختار با عطا، مالک کونین، ہر عیب سے پاک، ہر نقص سے صاف، نورِ حق، ظلِ ربّ، کعبہ کے بدر الدجیٰ، طیبہ کے شمس الضحیٰ، مشکل کشا، نور الہدیٰ، سب سے اعلیٰ، سب سے اولیٰ، دو عالم کے دولہا، نور اوّل کا جلوہ، ملیح دل آراء، رحمت کے دریا، تاجداروں کے آقا، مالک و مولیٰ، باغ خلیل کے گل زیبا، جان مراد، کان تمنا، جان جاں، جان جہاں، چارۂ دردنہاں، شہ عرش آستاں، مہر فلک، ماہ زمین، شاہ جہاں، زیب جناں، غیرت دہ شمس وقمر، رشکِ گل، امانِ اُمتاں، شمع ہدیٰ، نورِ خدا، ظلمت زوا، عینِ کرم، زینِ حرم، خیر الوریٰ، سرورِ ہر دوسرا، بحر عطا، کانِ حیا، جانِ وفا، رحمِ خدا، کنز مکتوم (چھپا ہوا خزانہ) دُرِ مکنون، جانِ صفا، راہِ خدا' الغرض سب سے وراء الوراء ہیں۔ جن کیلئے زمین و مکاں مکیں و مکاں، چنیں و چناں بنایا گیا۔ فرشتے ان کے خادم، اُمتیں ان کی غلام، تمام انبیاء علیہم السلام جن کے ثناء خواں، کل کائنات کی امامت، سیادت، امارت، حکومت ان کیلئے ہے۔ شمس وقمر، شام وسحر، برگ وشجر، باغ وثمر سب کچھ انہیں کی خاطر پیدا کیا گیا۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے حاکم برایا، قاسم عطایا، دافع بلایا، شافع خطایا، اور نجانے کیا کیا بنایا۔

ان عظمتوں اور شانوں کو ملاحظہ کرنا ہوتو امام اہلسنّت مجددِ دین وملت پروانہ شمع رسالت مولانا شاہ احمد رضؔا خان فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نعتیہ کلام حدائق بخشش اور دیگر تصانیف امام احمد رضا کا بنظرِعمیق مطالعہ فرمائیں اِن شاءاللہ دل باغ باغ ہوجائیگا اور شانِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بہاریں نظر آئیں گی۔ یہ جتنے کمالات بیان کئے گئے ہیں ان میں اکثر افادات رضا سے ہی ہیں۔ آخر میں پھر اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نعت پر ہی اس بات کو ختم کرتا ہوں۔

سرور کہوں کہ مالک و مولا کہوں تجھے — باغِ خلیل کا گل زیبا کہوں تجھے
حرماں نصیب ہوں تجھے امیدگہ کہوں — جان مراد و کان تمنا کہوں تجھے
گلزار قدس کا گل رنگیں ادا کہوں — درمانِ درد بلبل شیدا کہوں تجھے
اللہ رے تیرے جسمِ منور کی تابشیں — اے جانِ جاں میں جانِ تجلا کہوں تجھے
مجرم ہوں اپنے عفو کا ساماں کروں شہا — یعنی شفیع روزِ جزا کا کہوں تجھے
تیرے تو وصف عیب تنا ہی سے ہیں بری — حیراں ہوں میرے شاہ میں کیا کیا کہوں تجھے
کہہ دے گی سب کچھ ان کے ثناخواں کی خامشی — چپ ہو رہا ہوں کہہ کے میں کیا کیا کہوں تجھے
لیکن رضؔا نے ختم سخن اس پہ کردیا — خالق کا بندہ خلق کا آقا کہوں تجھے

لا یمکن الثناء کما کان حقہ
بعد از خدا بزرگ توہی قصہ مختصر

اب ذرا توجہ فرمائیں کہ اگر کسی کے کمالات کی وجہ سے اس سے محبت کی جاتی ہے تو کائنات میں پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی باکمال نہیں اور نہ ہوسکتا ہے۔لہٰذا محبت کی سب سے زیادہ مستحق حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ذاتِ بابرکات ہی ہے۔

اللھم ارزقنا حب حبیبك الکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم

احسان

حضور پرنور، شافع یوم النشور، دافع شرور، معطی سرور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات اُمت پر بے شمار ہیں۔ ولادتِ مبارکہ سے لیکر وصالِ مبارک تک اور اس کے بعد کے تمام زمانہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات اپنی اُمت پر مسلسل جاری وساری ہیں۔ بلکہ ہمارا تو وجود بھی حضور سیّد دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقہ سے ہے کہ اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نہ ہوتے تو کائنات اور اس میں بسنے والے بھی وجود میں نہ آتے۔ پیدائش مبارکہ کے وقت ہی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم امتیوں کو یاد فرمایا، شبِ معراج بھی ربِّ العالمین کی بارگاہ میں یاد فرمایا، وصال شریف کے بعد قبرِ انور میں اُتارتے ہوئے بھی دیکھا گیا تو حضور پُرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لب ہائے مبارکہ پر اُمت کی نجات وبخشش کی دعائیں تھیں۔ آرام دہ راتوں میں جب سارا جہاں محوِ استراحت ہوتا' وہ پیارے آقا، حبیبِ کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنا بستر مبارک چھوڑ کر اللہ عزّ وجل کی بارگاہ میں ہم گناہگاروں کیلئے دعائیں فرمایا کرتے ہیں۔ عمومی اور خصوصی دعائیں ہمارے حق میں فرماتے رہتے۔ قیامت کے دن سخت گرمی کے عالم میں شدید پیاس کے وقت ربِّ قہار کی بارگاہ میں ہمارے لئے سر سجدہ میں رکھیں گے اور اُمت کی بخشش کی درخواست کریں گے۔ کہیں اُمتیوں کے نیکیوں کے پلڑے بھاری کریں گے، کہیں پل صراط سے سلامتی سے گزاریں گے، کہیں حوضِ کوثر سے سیراب کریں گے، کبھی جہنم میں گرے ہوئے اُمتیوں کو نکال رہے ہوں گے، کسی کے درجات بلند فرمارہے ہوں گے، خود روئیں گے' ہمیں ہنسائیں گے، خود غمگین ہوں گے' ہمیں خوشیاں عطا فرمائیں گے، اپنے نورانی آنسوؤں سے اُمت کے گناہوں کی تاریکی دُور کررہے ہونگے اور اس سے پہلے دنیا میں ہمیں قرآن دیا، ایمان دیا، خدا کا عرفان دیا اور ہزارہا وہ چیزیں جن کے ہم قابل نہ تھے اپنے سایہ رحمت کے صدقے ہمیں عطا فرمائیں' الغرض حضور سیّد دو عالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات اسقدر کثیر در کثیر ہیں کہ انہیں شمار کرنا انسانی طاقت سے باہر ہے۔

اگر کسی کے احسانات کی بنا پر اس سے محبت کی جاتی ہے تو غور فرمائیں وہ کون سی نعمت ہے جو ہمیں درگاہِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے واسطے کے بغیر ملی ہو۔

بے ان کے واسطے کہ خدا کچھ عطا کرے — حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

لَا وَ رَبِّ العرش' جس کو جو ملا ان سے ملا — بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کی

سرکارِ دوعالم، نورِ مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے احسانات کے مطالعہ کیلئے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا مشہور زمانہ کلام دیکھیں۔

سچی بات سکھاتے یہ ہیں — سیدھی راہ دکھاتے یہ ہیں

ہلتی نیو جماتے ہیں — ٹوٹی آس بندھاتے یہ ہیں

جلتی جانیں بجھاتے یہ ہیں — روتی آنکھیں ہنساتے یہ ہیں

قصرِ دنیٰ تک کس کی رسائی — جاتے یہ ہیں آتے یہ ہیں

اس کے نائب ان کے صاحب — حق سے خلق ملاتے یہ ہیں

شافع نافع رافع دافع — کیا کیا رحمت لاتے یہ ہیں

شافع اُمت نافع خلقت — رافع رتبے بڑھاتے یہ ہیں

دافع یعنی حافظ و حامی — دفع بلا فرماتے یہ ہیں

فیض جلیل خلیل سے پوچھو — آگ میں باغ کِھلاتے یہ ہیں

ان کے نام کے صدقے جس سے — جیتے ہم ہیں جلاتے یہ ہیں

اس کی بخشش ان کا صدقہ — دیتا وہ ہے دِلاتے یہ ہیں

ان کا حکم جہاں میں نافذ — قبضہ کل پہ رکھاتے یہ ہیں

قادرِ کل کے نائب اکبر — کن کا رنگ دکھاتے یہ ہیں

ان کے ہاتھ میں ہر کنجی ہے — مالکِ کل کہلاتے یہ ہیں

انآ اعطینٰک الکوثر — ساری کثرت پاتے یہ ہیں

ربّ ہے مُعطی یہ ہیں قاسم — رِزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

ماتم گھر میں ایک نظر میں — شادی شادی رچاتے یہ ہیں

اپنی بنی ہم آپ بگاڑیں — کون بنائے بناتے یہ ہیں

لاکھوں بلائیں کروڑوں دشمن — کون بچائے بچاتے یہ ہیں

نزع روح میں آسانی دیں — کلمہ یاد دلاتے یہ ہیں

مرقد میں بندوں کو تھپک کر — میٹھی نیند سلاتے یہ ہیں

ماں جب اِکلوتے کو چھوڑے — آ آ کہہ کر بلاتے یہ ہیں
باپ جہاں بیٹے سے بھاگے — لطف وہاں فرماتے یہ ہیں

خود سجدے میں گر کر اپنی — گرتی اُمت اُٹھاتے یہ ہیں

رنگے بے رنگوں کا پردہ — دامن ڈھک کے چھپاتے یہ ہیں

اپنے بھرم سے ہم ہلکوں کا — پلّہ بھاری بناتے ہیں

ٹھنڈا ٹھنڈا میٹھا میٹھا — پیتے ہم ہیں پلاتے یہ ہیں

سَلِم سَلِم کی ڈھارس سے — پل سے پار چلاتے یہ ہیں

جس کو کوئی نہ کھلوا سکتا — وہ زنجیر ہلاتے یہ ہیں

جن کے چھپر تک نہیں ان کے — موتی محل سجواتے یہ ہیں

ٹوپی جن کے نہ جوتی ان کو — تاج و براق دِلاتے یہ ہیں

کہہ دو رضؔا سے خوش ہو خوش رہ
مژدہ رضا کا سناتے یہ ہیں

لہٰذا محبت کے سب سے زیادہ لائق ہستی تمام مخلوقات میں حضور سرورِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہے۔

اللھم ارزقنا حب حبیبك الکریم صلی اللّٰه تعالیٰ علیه وآله وسلم

تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت پیدا کرنے کے متعدد ذرائع ہیں۔ البتہ دیرپا، گہری اور حقیقی محبت پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ محبت والوں کی صحبت ہے۔ وہ لوگ جنکی آنکھیں یادِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں پُرنم، جنکے دل یادِ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں بیقرار، جن کی زبانیں ذکرِ حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے تَر، جن کی ارواح عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں مضطرب، جن کی زندگی میں اتباعِ سنت کی جھلک، جن کے ہر فعل میں اطاعتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نور، جن کی زندگی کا مقصد' محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی اور محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقوں کا اِشاعت و ترویج ہے' وہ لوگ حقیقتاً سچے عاشق ہیں اور انہی کی صحبت دِلوں کے زَنگ دُور کر کے قلوب کو نورِ ایمان سے منوّر کردیتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشقِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انمول خزانہ عطا فرمائے۔

آمین بجاہِ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم